حَباب

رداشاھد

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

انتساب

"ہماری زندگی میں موجود قوس و قزح کی مانند ہر ان خواتین کے نام جو رشتوں میں بہار لاتی ہیں۔"

NOVEL HUT

سورج غروب ہونے میں ابھی ذرا وقت تھا۔ ایسے کہ ابھی نیلا آسمان نارنجی رنگ کا ہوگیا تھا۔ اور گھڑی کی چھوٹی سوئ چھ کا ہندسہ عبور کرگئ تھی۔ پرندے گھروں کو لوٹنے کے لیے تیار تھے۔ ایسے میں اس ایک منزلہ گھر کے اندر جھانکو تو تمہیں راکنگ چئیر کی چرچراہٹ سنائ دے گی۔ کچن میں کام کرتی فائزہ جلدی جلدی رات کا کھانا بنا رہی تھیں۔ جبکہ ان سے ذرا دور لاؤنج میں سمیع لیپ ٹاپ کھولے کچھ ضروری فائلز ایک آخری بار دیکھ رہے تھے۔ انھیں مغرب سے پہلے سارا کام ختم کر کے میل کرنا تھا۔ نور نے ایک نظر کچن میں کام کرتی اپنی ماں کو دیکھا اور دوسری نظر صوفہ پر بیٹھے اپنے بابا پر ڈالتی وہ سامنے کمرے کے ادھ کھلے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

"نانو ! نانو !"

NOVEL HUT

بالوں کو دو چوٹی میں باندھے، گھٹنوں سے ذرا نیچے تک کی فراک پہنے وہ سات سال کی عمر کو چھوتی بچی بھاگتی ہوئی لکڑی کی راکنگ چئیر پر تسبیح ہاتھ میں لیے اپنی نانی کے پاس آکے رکی تھی۔

"جی نورے جہاں؟" کرسی کی حرکت تھم گئ۔ آواز میں پیار سموئے انھوں نے اس کو اپنے پاس بلایا۔ اور تسبیح ہونٹوں سے لگا کے چوم کے سائڈ ٹیبل پر رکھ دی۔ وہ خود اس کی طرف متوجہ ہوگئ تھیں جو بڑی بڑی آنکھیں کھولے انھیں ہی تک رہی تھی۔

NOVEL HUT

"نانو بابا کوئ آفس کا کام کر رہے ہیں۔ اور ماما کچن میں ہیں۔ میں بور ہو رہی ہوں۔" اس کی آواز میں اداسی گھل رہی تھی۔ سات سال کی وہ پہلی جماعت کی طالبہ افسردہ معلوم ہو رہی تھی۔

"ماما مجھے کہانی بھی نہیں سنا رہیں، انھوں نے کل بھی نہیں سنائ۔ میں ناراض ہوں ان سے۔" اس نے منہ بنایا تو چھوٹے سے گول چہرے پر آنکھیں بلی کی طرح چھوٹی ہوگئیں۔

"ادھر آؤ۔" انھوں نے اپنے جھریوں زدہ ہاتھ سے اسے تھام کر گود میں بٹھا لیا۔

"کیا ماما نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا؟" اب وہ اس کے بالوں میں بندھی چٹیا میں سے ایک چٹیا کھول رہی تھیں۔ لکڑی کی اس کرسی نے اپنی سابقہ حرکت شروع کردی تھی۔

"جی کھلا دیا۔" اس نے جلدی سے جواب دیا۔

"بابا آپ کے ساتھ کارٹون دیکھیں گے؟" انھوں نے ہاتھ سے دوسری چٹیا بھی کھول دی۔

"جی !" اس نے پھر جھٹ سے جواب دیا۔

"تو پھر آپ ناراض کیوں ہیں؟" وہ سوچ میں پڑ گئ۔ ننہا سا ذہن گویا اپنی ناراضگی کا سبب کھوجنے لگا۔ اس نے کچھ سوچ کے جلدی جلدی اپنا مدعا بیان کیا۔

"میں ماما سے ناراض ہوں کیونکہ سارہ کی ماما اچھی ہیں۔ وہ سارہ کے گھر آنے سے پہلے کھانا بنا کے رکھتی ہیں۔ جبکہ ماما میرے ساتھ اسکول سے آتی ہیں۔ اور میرے آنے کے بعد کھانا بناتی ہیں، مجھے ان سے بات کرنی ہو تو وہ خفا بھی ہو جاتی ہیں کبھی کبھی نانو۔" اس کی اپنی سوچیں تھیں اپنی باتیں۔

"وہ اس لیے کیونکہ آپ کی ماما جاب کرتی ہیں۔ اور سارہ کی ماما گھر پر رہتی ہیں۔" انھوں نے سائیڈ ٹیبل پر رکھی سرسوں کے تیل کی شیشی اٹھائ تھی۔

"تو کیا سارہ کی ماما کوئ کام نہیں کرتیں؟" اس نے چھوٹی چھوٹی انگلیاں ملاتے معصومیت سے پوچھا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے وہ بھی گھر کے سارے کام کرتی ہیں اور آپ کی ماما بھی آفس کے ساتھ گھر بھی دیکھتی ہیں۔" انھوں نے ذرا سا تیل ہتھیلی پر نکال کے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالا۔ سامنے لگے آئینہ میں اس منظر کا عکس تھا۔ جہاں وہ نانو کو تیل لگاتے دیکھ سکتی تھی۔

"نانو!" یہ تیل لگانے پر احتجاج کیا گیا تھا۔

"پتا ہے کیا، آپ کی ماما ایک وومن ہیں یعنی کہ ایک عورت اور اللہ تعالیٰ نے عورت کو یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ ایک وقت میں کئ کردار ادا کر سکتی ہے۔" اس کا احتجاج صاف نظر انداز ہوا تھا۔ وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے کہہ رہی تھیں۔

"اللہ تعالیٰ نے عورت کو انتہائ خوبصورتی سے تشکیل دیا ہے۔ ایسے کہ اس خوبصورتی کے اندر ایک اندیکھی مضبوطی بھی ہے۔" وہ انھیں کان لگائے یکسوئ سے سن رہی تھی۔

"عورت ساری زندگی ایک ایسی شخصیت کا کردار ادا کرتی ہے۔ جس میں مسکراہٹ کا عنصر لازمی طور پر شامل ہے۔ وہ اپنے رشتوں سے پیار کرتی ہے۔ اپنوں کے لیے قربانیاں دینے کے لیے تیار رہتی ہے۔ اس پر گھر کی زمہ داری ہوتی ہے جسے وہ بغیر کچھ کہے نبھاتی ہے۔ گھر میں اتوار کو سب کی چھٹی پر بھی وہ چھٹی نہیں لیتی بلکہ آج کچھ اسپیشل بناتے ہیں سوچ کے کچن میں کام کرتی ہے۔ اور صرف گھر ہی نہیں عورت ہر شعبہ میں قابلِ تحسین ہے۔ پھر چاہے اس کی محبت ہو یا اس کی خدمت وہ اپنا کردار ساری زندگی نبھاتی رہتی ہے۔" وہ اسی طرح انھیں سن رہی تھی۔ ساحل پر سورج ایک آخری رنگ

چھوڑتا غروب ہو رہا تھا۔ سامنے دیوار پر نصب آئینہ میں وہ بچی اب ذرا بڑی ہو رہی تھی۔ لیکن وہ راکنگ چئیر وہ تیل اور وہ ہاتھ ابھی بھی ویسے ہی چل رہے تھے، وہ ویسے ہی بیٹھی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا۔ پہلے وہ گود میں تھی اور اب وہ فرش پر دو زانوں بیٹھی تھی۔

"ہماری زندگیوں میں۔ اور اس کائینات میں عورت ایک ایسا کردار نبھاتی ہے جس کے بہت سے مختلف روپ ہیں۔ جب وہ بیٹی ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ اللہ کی رحمت لے کے آتی ہے۔ وہ گھر کی رونق ہوتی ہے۔ اپنے بھائیوں کے لیے وہ بہن کا کردار ادا کرتی ہے۔ ان کا ستون بنتی ہے۔ وقت پڑنے پر وہ ماں بن کے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو بغیر کسی شکوے کے پالتی ہے۔ اس کے اندر دوستی اور شفقت کا ایک ایسا عنصر شامل ہوتا ہے جو اس کی محبت کو مثالی بناتا ہے۔" اس نے آئینہ میں دیکھا وہ بچی بڑی ہو رہی تھی۔ آج وہ نویں

NOVEL HUT

جماعت میں تھی، اسے یاد تھا وہ کس طرح اپنے چھوٹے بھائی کے اسکول کا کام کر رہی تھی۔ اس کا سائنس پروجیکٹ بنا رہی تھی۔

"اور پھر جب زندگی کے ایک پہلو پر آ کے وہ اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کے کسی کے نکاح میں اس کی بیوی بن کے آتی ہے۔ تو اس کی محبت کا انداز بدل جاتا ہے۔ وہ تہے دل سے رشتے بناتی ہے۔ وہ اپنی پوری زندگی اس رشتہ سے جوڑ دیتی ہے۔ ہر مشکل، دکھ سکھ میں وہ اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کھڑی رہتی ہے۔" آئنہ میں اپنے عکس کو تکتی اس بچی کو یاد آ رہا تھا کہ کیسے اس کی ماں نے اس کے بابا کی جاب چلے جانے پر خود بھی جاب شروع کی تھی۔

"اس کی محبت غیر مشروط ہوتی ہے۔ اور پھر جب اللہ اسی عورت کو ماں کے درجے پر فائز کرتا ہے۔ تو اس کے قدموں میں جنت رکھ دیتا ہے۔ وہ اس ایک انسان کے دل میں جو کہ خود ایک مٹی سے بنا ڈھیر کے اپنی اولاد کے لیے ایسی

مامتا بھر دیتا ہے کہ وہ اپنی راتوں کی نیند بھی اپنی اولاد کے لیے قربان کر دیتی ہے۔ وہ اپنی اولاد کو ہر جگہ سب سے آگے دیکھنا چاہتی ہوتی ہے۔ وہ خود بھوکی رہ لیتی ہے لیکن اپنی اولاد کے لیے وقت ہر کھانا لگاتی ہے۔ وہ خود جل جاتی ہے لیکن اپنی اولاد کو کچن کے پاس نہیں آنے دیتی۔" اس کی ماما کا ہاتھ جل گیا تھا۔ وہ خود رو رہی تھی لیکن اس کی ماما اسے چپ کرواتے ہوئے کہہ رہی تھیں کہ زیادہ نہیں جلا اور تکلیف تو بالکل نہیں ہو رہی۔

"وہ ماں بنتی ہے تو اپنی اولاد کو بازوؤں کے حصار میں لے کر دنیا کی تپش سے بچا لینا چاہتی ہے۔" نانو خاموش ہوئی تھیں۔ وہ نویں جماعت کی طلبہ اب یونیورسٹی میں تھی۔

نانو پہلے سے بھی ضعیف ہوگئ تھیں، ان کی آنکھوں کی بینائی کمزور ہوگئ تھی اور ان کے ہاتھ اب کپکپانے لگے تھے۔ اب وہ خود اپنے بالوں میں ان کی کرسی

کے آگے بیٹھے اپنے ہاتھوں سے تیل لگا رہی تھی۔ اور ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ ان کی باتیں پورے دل سے سن رہی تھی۔

"الغرض عورت اپنا ہر کردار با خوبی نبھاتی ہے اور بدلے میں کیا مانگتی ہے؟"وہ لمحہ کو تھمی تھیں۔ بالوں میں چلتا اس کا ہاتھ بھی تھما تھا۔

"عزت، مان، تحفظ اور دو پیار کے میٹھے بول۔ جہاں وہ سب رشتوں کو دل سے نبھاتی ہے وہیں سب کچھ نظر انداز ہونے پر وہ غصہ ہوتی ہے۔ جب اولاد اس کی نہیں سنتی اور اپنے ہر مسئلہ کا غصہ اس پر نکالتی ہے تو اس کا دل دکھتا ہے۔ اور نہ جانے کیوں اولاد کو بھی سنانے کے لیے ماں ہی ملتی ہے، شاید کیونکہ وہ سب کچھ سن لیتی ہے۔ اور جب شوہر کسی بات پر خفا ہو جائے تو وہ بھی روٹھ جاتی ہے۔ جب بھائی کسی بات پر اسے مذاق میں بھی کچھ کہہ دیں تو وہ منہ بنا لیتی ہے۔ باپ کی لاڈلی جب تھک جاتی ہے تو اسے غصہ آنے لگتا ہے۔

پتا ہے کیوں؟" ماما کسی بات پر اسے ڈانٹ رہی تھیں وہ ان کی بات نہیں سن رہی تھی۔ ماضی آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا۔

"کیونکہ جہاں قدرت نے عورت کو مضبوطی دی ہے۔ وہیں اس کے رشتوں کے لیے موم ہوئے دل میں احساسات بھی ڈالے ہیں۔ اور جب وہ کسی بات پر ناراض ہو تو رونے کے بجائے غصہ کرتی ہے۔ اور پھر تم دیکھو گے کہ کچھ دیر بعد وہ خود ہی سب بھول بھال جاتی ہے۔ بس اتنی سی ناراضگی ہوتی ہے ایک عورت کی۔" آنسو اس کی آنکھ سے رواں ہو رہے تھے۔ سامنے آئینہ کا منظر دھندلا ہو رہا تھا۔ نانو کی آواز کہیں کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"اور یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو اللہ نے زبان کا ہنر دیا ہے؟ ان سے پوچھو کہ کیا عورت کے پاس دو ہاتھ زیادہ ہیں؟ جو وہ ہر ایک رشتہ نبھائے اور پھر طعنے بھی سنے۔ عورت کی محبت اس کی وفا غیر مشروط ہے۔ یہ قدرتی

ہے۔ اس سے جڑے رشتوں کو چاہئے کہ وہ اس کی محبت اس کی وفا کی قدر کریں اس کے احساسات کو کبھی مجروح نہ کریں۔ کبھی کوئی غلط بات کہہ رہی ہو تو یہ سوچ کے سن لیں کہ وہ بدلے میں آپ کے لیے کیا کیا کرتی ہے۔ کیونکہ عورت کی قربانیوں کے بغیر اس سے جڑے تعلقات کبھی بہار کی مانند نہیں ہوتے۔" منظر ایک دم بدل گیا تھا۔ راکنگ چئیر وہ ہی تھی۔ کمرا وہ ہی تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ دروازہ میں ایستادہ اپنی بیٹی کو ماں کی گود میں بیٹھا دیکھ رہی تھی۔ اس کی ماں اس کے بالوں میں تیل لگا رہی تھی۔ بالکل ویسے جیسے کبھی اس کی نانی لگاتی تھیں۔ اس کا چہرا اتر تھا۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھا وہ فریم جس میں تسبیح ہاتھ میں پکڑے نانی بیٹھی تھیں اور وہ نانی کی گود میں دو چٹیا والی بچی اس تصویر میں آج بھی ویسے ہی بیٹھی تھی جیسے کئی سال پہلے۔

NOVEL HUT

نانی عورت کے رشتے بتاتے ہوئے ایک رشتہ بھول گئ تھیں۔ اور وہ رشتہ اس کا اور ان کا تھا۔ وہ رشتہ جو بے لوث محبت کا گہوارہ تھا۔ اپنی ماں اور بیٹی کو دیکھتے نور کے دل نے چاہ کی تھی کہ کاش، کاش کہ وہ ایک خاتون، وہ ایک عورت، وہ اس کے نام میں نور کے آگے جہاں لگانے والا ایک رشتہ بھی اس سے نہ بچھڑا ہوتا۔۔۔۔

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram :rida shahid